صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 09 جنوری 2015ء بمطابق 17 ربیع الاوّل 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَالضُّحَىٰO وَالَّيْلِ إِذَا سَجَىٰO مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰO وَلَلْأَخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰO وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰO أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَـَٔاوَىٰO وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدَىٰO وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰO فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْO وَأَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْO وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

(ترجمہ): دن کی روشنی کی قسم ہے۔ اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ کے رب نے نہ آپ کو چھوڑا ہے اور نہ بیزار ہوا ہے۔ اور البتہ آخرت آپ کے لیے دنیا سے بہتر ہے۔ اور آپ کا رب آپ کو (اتنا) دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا پھر جگہ دی۔ اور آپ کو (شریعت سے) بے خبر پایا پھر (شریعت کا) راستہ بتایا۔ اور اس نے آپ کو تنگدست پایا پھر غنی کر دیا۔ پھر یتیم کو دبایا نہ کرو۔ اور سائل کو جھڑکا نہ کرو۔ اور ہر حال میں اپنے رب کے احسان کا ذکر کیا کرو۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ مفتی فضل غفور صاحب! عنایت خان آج نہیں ہیں تو میں آپ کے دونوں کو ئسچنز جو ہے ناپینڈنگ کرتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی۔ جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: چلو آپ نے کبھی بولا نہیں ہے تو موقع دیتے ہیں آپ کو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی۔

رسمی کارروائی

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر، میں آپ کے نالج میں، اور یہ اچھی بات ہے کہ منسٹر ایجوکیشن جناب عاطف خان بھی بیٹھے ہیں، ان کے نالج میں تو کئی بار یہ بات لا چکا ہوں سر، اور یہاں پر میرے خیال میں بار بار ڈسکس بھی ہو چکا ہے کہ کلاس فور کے بارے میں ایم پی ایز کو ڈسٹرکٹ لیول پہ کوئی توجہ نہیں دیتے اور سر، میں یہ بات Deceased person، اگر وہ کل Appoint نہیں ہوتا اور وہاں کے اے ڈی آئی کا رشتہ دار بھرتی ہوتا ہے، جو میں عاطف خان کے نالج میں کئی بار لا چکا ہوں کہ شریف اللہ نام کا آدمی ہے، اس نے انکوائری بھی مقرر کی ہے، میرے خیال میں دو مہینے ہو گئے ہیں کہ ابھی تک اس انکوائری کا کوئی پتہ ہی نہیں چلا، جناب سپیکر! ہم کہاں جائیں؟ کیونکہ وہاں پر جب Deceased person کی In service death ہوتی ہے، وہ بیچارہ اس لئے بیٹھا ہوتا ہے کہ کلاس فور میں پوسٹ آئیگی تو اس میں میں بھرتی ہوں گا اور میرے حلقے، بلکہ اپنے لکی شہر کے، سٹی کے ہائی سکول نمبر 2 میں اے ڈی آئی کا اپنا رشتہ دار بھرتی ہوتا ہے اور وہ Deceased person، وہ بھرتی نہیں ہوتا، آخر کیوں سر؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ ابھی ڈسکشن ہو گئی ہے، جو اپوزیشن کے ہمارے پارلیمانی لیڈرز سے اس کے ساتھ ڈسکشن ہو گئی ہے، بہرحال عاطف خان کو میں کہتا ہوں کہ اس کے اوپر آپ سے بات کر لیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور دوسری بات۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے، میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ہمارے معزز اراکین، ممبران صاحبان نے ریکویسٹ کی ہے کہ آج ہم تھوڑا مختصر رکھیں گے کیونکہ گاؤں جانا ہے مختلف لوگوں کو، تو میں اب ریکویسٹ کروں گا اور۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اور دوسری بات میں سر، منسٹر صاحب کو یہ چیز بھی ان کو، یہ پی ٹی آئی بلکہ سارے پی ٹی آئی والوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کے کپتان کی شادی ہوگئی ہے (قہقہے اور تالیاں) بلکہ آخر میں عاطف خان کو زیادہ مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اس میں کافی Role play کیا ہوا ہے بلکہ میں اس کو تجویز دیتا ہوں کہ سر! اگر وہ کوئی میرج بیورو کھول لیں تو ہم جیسے ہی سیکنڈ میرج کے انتظار میں ہیں کہ اچھا ہوگا، میرے خیال میں آپ کا میرج بیورو بہت ہی کامیاب ہوگا، جو Role آپ نے کپتان کیلئے Play کیا ہے تو یہاں پہ میرے خیال میں مجھ جیسے لوگ بھی سیکنڈ میرج کیلئے ہم انتظار میں بیٹھے ہیں اور آپ کے میرج بیورو سے بھی ہم ان شاءاللہ وہ کرائیں گے، اگر آپ نے یہ بیورو کھلوادیا ہے۔ تھینک یو سر۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، عاطف خان، عاطف خان، عاطف خان، جی میڈم، یہ Respond کریں تاکہ پتہ چلے اس کو۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ پہلے تو انہوں نے کلاس فور کی بات کی، وہ تو آپ کے سامنے ڈسکشن ہوگئی تھی، میں نے کہا کہ جہاں جہاں پہ مسئلہ ہے، مجھے بتائیں، اس پر Clarity ہے کہ وہ ایم پی ایز کے، ان شاءاللہ تعالیٰ Priority انہی کی ہوگی، جس حلقے میں ہو وہ انہی کے تھرو ہوگا، اگر کہیں غلطی ہوئی ہے تو سپیکر صاحب کے سامنے بھی مولانا صاحب سے بات ہوئی ہے، اس کو ٹھیک کریں گے ان شاءاللہ، اس میں کوئی بات نہیں ہے۔ باقی خان صاحب کی شادی کی مبارکباد کا بہت بہت شکریہ، آپ سب لوگوں کو بھی مبارکباد ہو اور ان کیلئے دعا یہ کرسکتے ہیں کہ ان کی زندگی بہتر طریقے سے گزرے اور شادی ان کیلئے مبارک ہو، ہم سب کیلئے مبارک ہو، تو بہت بہت شکریہ مبارک کا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم جیسے لوگوں کیلئے بھی میرج بیورو کھول دیں تاکہ ہماری بھی سیکنڈ شادی ہو جائے اور جن کی شادی نہیں ہو رہی ہے، ان کی بھی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، جس کی شادی نہیں ہوئی ہے تو وہ الگ بات ہے اور اگر کوئی ویسے مزے لینا چاہتا ہے تو وہ الگ بات ہے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی میڈم، یہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اچھا جی، چلو آپ کی، آپ کی ناراضگی بھی دور ہو جائیگی، بات کر لیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو سر۔ سر، جب بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، نگہت!

محترمہ نگہت اورکزئی: سر، جب بھی میں بات کرتی ہوں تو اہم موضوع پر ہی بات کرتی ہوں۔ یہ جو مبارکباد کے سلسلے ہیں، اللہ تعالیٰ خان صاحب کو اور ان کی اہلیہ کو بہت بہت خوشیاں نصیب فرمائیں، بہر حال یہ ایسا وقت نہیں ہے کہ ہم لوگ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیتے رہیں کیونکہ ابھی کے پی کے میں میرے ان بچوں کے کفن جو ہیں، ابھی تو وہ میلے بھی نہیں ہوئے ہیں تو یہاں پہ ٹھیک ہے شادی کرنا کوئی بری بات نہیں ہے، بہر حال جناب سپیکر صاحب، شیخ سلیم اللہ صاحب، ہمارے بہت سینیئر ترین صحافی، ان کا انتقال ہوا ہے جناب سپیکر صاحب! اور صحافت چونکہ چوتھا ستون ہے ہماری ریاست کا تو جناب سپیکر صاحب، انہوں نے ہماری اسمبلی کیلئے بھی کافی، یہاں پہ بیٹھ کر لکھتے بھی رہے ہیں اور انگلش اخبار سے بھی وابسطہ تھے تو میرا خیال ہے کہ جہاں ہم دوسرے لوگوں کیلئے دعا کرتے ہیں تو اگر صحافی برادری اگر ہمارا ساتھ نہ دے اور وہ ہماری اچھائیاں اور برائیاں بیان نہ کرے تو آج ہمیں کوئی پہچانے بھی نہ، تو اگر ان کیلئے دعا کروادیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! دعا کرلیں جی، ماشاءاللہ۔ مفتی جانان!

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، یہ کوئسچنز کی طرف جاتے ہیں۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

ارباب اکبر حیات: سر، یو دوہ منتہ، دا روډ د یو گھنٹې نه بند دے۔

جناب سپیکر: وہ اس کے حوالے سے بات چیت چل رہی ہے، منسٹر صاحب، منسٹر صاحب اور سیکرٹری ہیلتھ ان کے ساتھ بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے، میٹنگ ہو رہی ہے ان کے ساتھ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب! کوئسچن نمبر 2127، سردار اورنگزیب نلوٹھا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: 2121 ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: چلو وہ میں دے دیتا ہوں، اس کے بعد۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: 2121 نمبر ہے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کوئسچن نمبر سر! 2121 ہے۔

جناب سپیکر: 2121، اچھا جی۔

* 2121 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نشتر آباد پشاور میں سرکاری بنگلوں کو مسمار کرنے اور ان کی جگہ نئی کالونیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کام پر ابھی تک کتنی پیش رفت ہوئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) نشتر آباد پشاور میں موجودہ بنگلہ نمبر 8، 10 اینڈ 13 کی مسماری کیلئے متعلقہ دفتر سے این او سی ملنے کے بعد مذکورہ بنگلوں کی بولی کی منظوری بنام ظاہر اللہ ہوگئی ہے جس کی چٹھی نمبر SO(B)1-33/14-15/C&WD مورخہ 16-10-2014 ہے۔ اسی طرح منظور شدہ بولی دہندہ کو اب بقایا Auction Money 3/4th جمع کرنے کے بعد مسماری کا کام شروع کرنے کیلئے ورک آرڈر 21-10-2014 میں دیا

گیا ہے اور اب اس پر مسماری کا کام جاری ہے۔ مزید برآں کالونیوں کے ڈیزائن کیلئے کنسلٹنٹ کو رکھ دیا گیا ہے جو اس پر کام کر رہا ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ سر، میں نے یہ کوئسچن کیا ہے، میں نے پوچھا تھا کہ یہ جو مذکورہ کام پر ابھی تک اتنی پیش رفت ہوئی ہے؟ تو مجھے محکمے نے یہ جواب دیا ہے کہ نشتر آباد پشاور میں موجودہ بنگلہ نمبر 8، 10، 13 کی مسماری کیلئے متعلقہ دفتر سے این او سی ملنے کے بعد مذکورہ بنگلوں کی بولی کی منظوری بنام ظاہر اللہ ہو گئی ہے، تو میں یہ منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں جی کہ یہ جو تین بنگلے گرائے جا رہے ہیں، ان کے نیچے کتنی زمین ہے اور جو نئے بنگلے وہاں پر بنیں گے تو وہ اس سے جو بنگلہ بنے گا، وہ کتنی زمین کے اوپر بنے گا؟ اور ایک پالیسی جو گورنمنٹ نے، میں سن رہا ہوں، میرے خیال کے مطابق ابھی تک Implement نہیں ہوئی ہے کہ جن جن لوگوں کے پاس، افسران کے پاس بنگلے ہیں تو انہیں حکومت نیلام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو اگر وہ نیلام کرنے ہیں تو پھر یہ پیسہ اگر سفید زمین کے اوپر لگایا جائے، نئے بنگلے تعمیر کئے جائیں تو وہ بہتر نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ جو تین بنگلے گرائے گئے ہیں، یہ ٹوٹل زمین تقریباً 36 کنال ہے جی، اور اس کے اوپر بنگلے نہیں بنائے جا رہے، اس کے اوپر تقریباً 144 Condominium / Apartments بنا رہے ہیں سرکاری ملازمین کیلئے اور تقریباً یہ چھ بلاک پہ مشتمل ہو گا اور یہ جو ابھی بنگلے گرائے ہیں، اس کے اوپر فیز ون، ہم 72 نمبر اپارٹمنٹس بنائیں گے، اس کا کام ان شاءاللہ، ان کا ڈیزائن، مجھے کچھ ڈیزائن میں Flaws نظر آ رہے تھے جناب سپیکر! تو میں نے اس کو 'ری ڈیزائننگ' کیلئے دیا تھا، ان شاءاللہ بہت جلد میرا خیال ہے، اس مہینے کے اندر اندر امید ہے، ہم اس کے Tender float کر دیں گے اور جہاں تک بات رہی کہ زمینیں ہم نیلام کریں گے جناب سپیکر! ایسی میرے علم میں کوئی پالیسی نہیں ہے، یہ اس پالیسی پر کام ہو رہا ہے کہ جو بیس بیس اور چالیس چالیس اور پچاس پچاس کنالوں میں برٹش دور کے جو بنگلے بنے ہیں، ان کو ختم کر کے اور اپنے گورنمنٹ سرونٹس کیلئے اس میں

چھوٹے، فیصلہ کابینہ میں یہ ہوا ہے کہ سب سے بڑا مکان ایک کنال کا ہوگا، ایک کنال سے بڑا مکان نہیں ہوگا اور اسی طرح جس طرح گریڈ میں نیچے آئیں گے، وہ مکانات ان شاءاللہ چھوٹے ہوتے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں نے زمینیں نیلام کرنے کا نہیں کہا ہے، میں نے بنگلوں کا کہا ہے کہ جو میں نے سنا ہے، حکومت کی یہ پالیسی اگر ہے تو اچھی پالیسی ہے، یہ غلط نہیں ہے، ہم اس سے اختلاف نہیں کرتے ہیں کہ اگر حکومت بنگلے افسران کے نیلام کرنا چاہتی ہے تو پھر سفید زمین کے اوپر میں نے کہا ہے اگر یہ پیسہ خرچ کر دیا جائے، نئی بلڈنگ بنا دی جائے تو اس سے ان کو کافی بچت آسکتی ہے۔ ہر سال ان کے اوپر کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں تو اس سے-----

جناب سپیکر: نہیں، اس نے تو وضاحت کی کہ اس میں اپارٹمنٹس بنا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں ہم اپارٹمنٹس بنا رہے ہیں کیونکہ ہمیں اس وقت زیادہ ایشو ہے گورنمنٹ ایمپلائز کا، ان کیلئے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: تو وہ کوئی نہیں رہی۔

سردار اونگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Next Question, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib.

* 2122 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بالخصوص پشاور میں سرکاری گھروں کی قلت بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے ہزاروں ملازمین سرکاری گھر نہ ملنے کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مزید سرکاری کالونیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): (الف) جی ہاں۔

(ب) پراجیکٹ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سول کوارٹرز پشاور: ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ/صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی پشاور نے سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پر کثیر المنزلہ فلیٹس تعمیر کرنے کے منصوبے پر کام شروع کیا ہے جس میں موجودہ 412 کوارٹر مسمار کر کے ان کی جگہ مختلف کیٹگری/سائز کے 1236 رہائشی فلیٹس تعمیر ہوں گے جو مختلف فیزوں میں تعمیر ہوں گے جن میں سے پہلے فیز پر کام شروع ہو چکا ہے اور 108 فلیٹس تعمیر کے مراحل میں ہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں نے سوال کے جز (ب) میں پوچھا ہے کہ آیا حکومت مزید سرکاری کالونیاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو مجھے یہ جواب دیا گیا ہے جی کہ ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ، صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی نے سرکاری ملازمین کی رہائش کیلئے سول کوارٹر کوہاٹ روڈ پر کثیر المنزلہ فلیٹس تعمیر کرنے کیلئے منصوبے پر کام شروع کیا ہے۔ یہ تو ایک منصوبے کا آپ نے بتایا ہے، انہوں نے، لیکن جناب سپیکر صاحب! اسی کے ساتھ ہاؤسنگ سوسائٹی کے زیر انتظام جلوزئی ہاؤسنگ سکیم کا اس میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا ہے، اربوں روپے وہاں پر خرچ ہو رہے ہیں اور اس میں کوئی کرپشن کا کیس بھی سامنے جناب سپیکر صاحب! آیا اور نیب میں اس کا کیس بھی چل رہا ہے تو اس میں کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو آپ نے ایک میٹنگ بھی کی تھی اور بہت اچھا آئیڈیا تھا ارمڑ میں جو وہاں پہ ایک سوسائٹی اور صوبائی اسمبلی اور اس کو جو ہے، آپ وہاں پر لے جا رہے ہیں تو اس کا بھی اس میں کوئی ذکر نہیں ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سرکاری ملازمین کیلئے وہاں پہ کوئی کالونی بنائی جائیگی؟

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو جناب سپیکر صاحب، یہ سوال نامکمل ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے اگر حوالے کیا جائے تو ساری چیزیں وہاں پہ سامنے آسکیں۔ اس میں جو جلوزئی ہاؤسنگ سکیم ہے اور اور بھی سر، بہت سی ہاؤسنگ سوسائٹیز ہیں، بجائے اس کے کہ ایبٹ آباد میں جا کر شکر میرہ اور بانڈہ صاحب خان میں پیسے لگائے جائیں، سوسائٹیاں بنائی جائیں تو یہاں پہ کیوں نہ اتنا فنڈ خرچ کیا جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی امجد صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جہاں پہ ملازمین کو کچھ فائدہ پہنچ سکے تو میری یہ گزارش ہے جی کہ یہ میرا کوئسچن کمیٹی کے اوپر ریفر کیا جائے تو تفصیل سے اس پہ وہاں پہ ڈسکس ہو سکے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! Respond کریں، امجد صاحب۔

ایک رکن: میں نہیں، امجد وہ ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر امجد! ڈاکٹر امجد!

جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ نلوٹھا صاحب نے جو سوال کیا ہے سر، وہ ایسا ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بالخصوص پشاور میں سرکاری گھروں کی قلت بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے ہزاروں ملازمین سرکاری گھر نہ ملنے کی وجہ سے مشکلات سے دوچار ہیں؟ تو سوال جو انہوں نے کیا ہے، پشاور کیلئے کیا ہے اور انہوں نے سرکاری ملازمین کیلئے کیا ہے، اس لئے ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے کیونکہ یہ سرکاری ملازمین کا جو مسئلہ، یہ اسٹیبلشمنٹ کے پاس ہے لیکن چونکہ سوال اس نے ہاؤسنگ سے کیا ہے تو ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دیا ہے کہ ہم 1236 جو اپارٹمنٹس بنا رہے ہیں تو اس کا ہم نے جواب دیا ہے اور جو جلوزئی سکیم ہے تو وہ تو نوشہرہ میں ہے، پشاور کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن اس کیلئے اس میں بھی ہم ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ سرکاری ملازمین کو پلاٹس مختص کریں اور باقی جگہ بھی، ملازئی میں ہے، اور سکیمیں شروع ہو رہی ہیں تو ان شاء اللہ اس کیلئے ہم کوشش کریں گے تو کمیٹی میں جانے کا سوال اس میں کونسا ہے؟ اگر نلوٹھا صاحب کہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھیں گے، ان کو ڈیٹیل سے ساری سکیمیں سارے پراجیکٹس بتائیں گے کہ کون کونسی سکیموں میں ہم سرکاری ملازمین کیلئے پلاٹس دیں گے؟۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب! وہ کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہوں جو جو آپ کے Concerns ہیں، وہ ایڈریس کرنے کیلئے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، ایک بات جو منسٹر صاحب نے، یہ کہہ دیتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے صرف پشاور کا پوچھا ہے سر، یہ میرا سوال لکھا ہوا ہے، آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں، بالخصوص پشاور میں اور پورے صوبے کا میں نے پوچھا، صرف بالخصوص پشاور کا پوچھا ہے، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحب اگر مہربانی کریں تو اس کو کمیٹی میں ریفر کر دیں، یہ ساری چیزیں وہاں پہ ڈسکس ہو جائیں گی اور اصل حقیقت سامنے آ جائیگی؟

جناب سپیکر: جی امجد خان! آپ نلوٹھا صاحب۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: نلوٹھا صاحب! میں آپ کے ساتھ بیٹھوں گا اور آپ کو ساری ڈیٹیل بتاؤں گا تو میرے خیال میں اس میں کوئی نہیں ہے کہ کمیٹی میں جائے، اگر آپ خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ کمیٹی میں جائے تو پھر میرے خیال میں ہاؤس کے سامنے رکھ دیتے ہیں، اس پہ ووٹنگ ہو جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، نلوٹھا صاحب! یہ آپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہیں اور اچھا آدمی ہے، آپ کو مطمئن کر لیں گے تو آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو جو ایشوز ہیں آپ کے، آپ ان کے ساتھ ایڈریس کر لیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اگر آپ کا حکم ہے تو اس طرح کر لیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میں تو حکم نہیں دے سکتا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: نہیں، آپ کی بات تو بالکل سو فیصد، ہم اعتماد بھی کرتے ہیں، منسٹر صاحبان کہہ دیتے ہیں کہ ہم بیٹھ جائیں گے، بات کریں گے لیکن بعد میں کوئی بھی نہیں بیٹھتا۔ جب کمیٹی میں کوئسچن جاتا ہے تو وہاں پہ منسٹر صاحب بھی پابند ہوتے ہیں، محکمہ بھی پابند ہوتا ہے اور ہم بیٹھ کر، اسی لئے کمیٹیاں بنی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں آپس میں، آپس میں بیٹھ جائیں، یہ آپ کے ساتھ بیٹھیں گے۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: سپیکر صاحب، میں ان کے ساتھ بیٹھوں گا، ان کو ساری ڈیٹیلز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا، ٹھیک ہے؟

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: ٹھیک ہے، میں آپ کو بلاؤں گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ کوئسچن نمبر 2090، 2090، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 2090 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 14-2013 میں روڈ سیکٹر میں سکیم نمبر 354 /Impt rehabilitation & Up-gradation of 200 Km Roads شامل تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت اس سکیم کو صوبہ بھر کے مختلف صوبائی حلقوں میں ضرورت اور انصاف کو مد نظر رکھتے ہوئے تقسیم کر چکی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کس کس صوبائی حلقہ کو اس سکیم کیلئے کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر برائے مواصلات و تعمیرات): (الف) سالانہ ترقیاتی پروگرام 14-2013 میں روڈ سیکٹر میں سکیم نمبر 354 کے تحت مذکورہ سکیم Impt/ Rehabilitation:& Up gradation of 200 Km Roads شامل نہیں تھی، البتہ سکیم نمبر 356/130574 کے تحت بنام Impt:/ Rehabilitation & Up gradation of 300 Km Roads in KPK شامل تھی۔

(ب) حکومت نے مذکورہ بالا سکیم نمبر 356 کے تحت صوبائی حلقوں میں فنڈز کی تقسیم کی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا سکیم کے تحت ضلع بونیر کے تین صوبائی حلقوں میں دیئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:

S. No	Constituency	Name of Road	Allocated fund
01	PK-77	Improvement & B/T of Khanano Dheri Nagrai Road	10.00 (M)
02	PK-78	Improvement & B/T of Yakhdara Road	03.00 (M)
03	PK-78	Improvement & B/T of Ladwan Road	03.00 (M)
04	PK-78	Improvement & B/T of Bajkata Maizary Road	03.00 (M)
05	PK-78	Improvement & B/T of Deewana Baba Khaista Baba Road	03.00 (M)

06	PK-78	Improvement/up gradation & B/T of Amnwar Shalbandai Road.	30.00 (M)
07	PK-79	PCC Road Poland	05.00 (M)
08	PK-79	PCC Road Salarzao Maira	03.00 (M)
09	PK-79	PCC Palwarai Road	02.00 (M)
Total			62.00 (M)

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے جو سوال کیا ہے، ایک سکیم جو کہ 354 Road Sector میں ہے، Improvement & rehabilitation and up gradation of 300 kilometer roads in KPK. تو اس کے حوالے سے جو جواب مجھے دیا گیا ہے، یہ صرف بونیر میں تینوں صوبائی حلقوں میں جو فنڈ تقسیم ہوا ہے، حالانکہ میں نے پورے صوبے کے حوالے سے پوچھا ہے کہ پورے صوبے میں کن صوبائی حلقوں کو کتنا فنڈ دیا گیا ہے؟ میں نے یہ سوال پوچھا تھا۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مولانا صاحب نے سکیم نمبر 354 کے بارے میں پوچھا تھا اور آگے سے ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ 354 نمبر کی سکیم نہیں ہے، 356 ہے، 300 kilometers کی Rehabilitation ہے تو اس میں بونیر کے حوالے سے جو ان سے Concerned ہے، اس کی ہم نے لسٹ دے دی ہے اور میں یہ بھی بتانا چاہوں گا، یہ وہ واحد سکیم ہے جس میں اس ہاؤس کے تمام آنریبل ممبرز کو اس میں سے فنڈز دیئے گئے ہیں، اوپر نیچے دیئے گئے ہیں لیکن دیئے ہیں، سب کو دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: نہیں، میں تو صرف آپ کے انصاف کو تھوڑا سا دیکھنا چاہتا تھا لیکن بہر حال آپ نے چھپا کے رکھا ہے اپنا انصاف، اگر آپ اس کا ڈیٹیل میں جواب دیتے تو پتہ چل جاتا کہ کس طرح کی Distribution ہوئی ہے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: مولانا صاحب، یہ پچھلے انصافوں سے اللہ کے فضل سے بہت اچھا انصاف ہے، اس اسمبلی نے وہ دور بھی دیکھا ہے جہاں ایک روپیہ بھی کبھی اپوزیشن والوں کو نہیں دیا گیا (تالیاں) اور اگر سب کچھ برابر ہونا تھا تو اس سائڈ آئے ہوئے جو لوگ ہیں، ان کو اپوزیشن نہ کہتے اور ہمیں ٹریژری نہ کہتے، تھوڑا بہت فرق ہوگا لیکن انصاف سب کے ساتھ ہوگا۔

مولانا مفتی فضل غفور: تھوڑا بہت فرق تو نہیں ہے میرے خیال میں۔۔۔۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: آپ کو میں لسٹ مہیا کردوں گا مولانا صاحب۔

جناب سپیکر: میں ادھر ہوں جی، آپ ادھر Address کریں، آپ ادھر Address کریں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، ان شاءاللہ لسٹ ہم ان کو پوری مہیا کردیں گے۔

جناب سپیکر: اوکے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: ٹھیک ہے مفتی صاحب!

مولانا مفتی فضل غفور: جی؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: اب آپ کو ساری لسٹ مہیا کریں گے۔

مولانا مفتی فضل غفور: کب تک جی؟

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جب آپ کہیں گے، ہم آپ کو دے دیں گے Within the week ہم آپ کو دے دیں گے ان شاءاللہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ فلور پر آجائے تو لوگ دیکھیں گے، یہ میڈیا والے دیکھیں گے، کچھ پتہ تو تھوڑا سا چل جائے گا، یہ سٹیکر چلائیں گے۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، میں اس ڈیپارٹمنٹ کی Look after کررہا ہوں، میں ان کو اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں کہ کئی لوگوں کے مجھ سے اس میں فنڈز زیادہ ہیں، میرے کم ہیں تو اس قسم کی کوئی اس میں ناانصافی نہیں ہوئی کہ جس کے ساتھ ان کو کوئی پرابلم ہوگا۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی جی، کوسچن نمبر 2127، نلوٹھا صاحب۔

* 2127 _ سرداراورنگزیب نلوٹھا: کیاوزیرآبنوشی ارشادفرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-47 گھوڑاباز گراں میں واٹر سپلائی سکیم کے ٹیوب ویل کی منظوری ہوئی تھی؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تواس کیلئے محکمہ نے کتنی رقم کی منظوری دی تھی، تفصیل فراہم کی جائے؟نیزاب تک مذکورہ سکیم پرکام کیوں نہیں شروع کیاگیا،وجہ بتائی جائے؟

جناب شاہ فرمان(وزیرآبنوشی): (الف) جی ہاں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم گھوڑاباز گراں کیلئے 21.627 ملین روپے Rehabilitation of Existing Old VDO Water Supply Schemes in Khyber Pakhtunkhwa سال 2011-12 اے ڈی پی نمبر 243/100100 رقم مہیا کی گئی تھی۔ سکیم مذکورہ پر دوعدد ٹرائیل بور بھی کئے گئے تھے مگر ناکام ہوئے۔چونکہ اس سکیم کا Source ہی Develop نہ ہوسکا جس کی وجہ سے سکیم پر مزید کام نہ ہوسکا۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: مطمئن ہوں سر۔

جناب سپیکر: اوکے جی۔2116، مشوانی صاحب! بلدیات کامنسٹر نہیں ہے تواس کو پینڈنگ رکھتے ہیں۔

جناب عبدالکریم: سپیکر صاحب! سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، یہ چھٹی اناؤنس کرتے ہیں،اس کے بعد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں: میڈم بی بی فوزیہ، ایم پی اے 09-01-2015؛ میڈم انیسہ زیب، ایم پی اے 09-01-2015؛ جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ منظور ہیں جی؟ اچھا، راجہ فیصل زمان صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 09-01-2015؛ جناب عزیزاللہ خان صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ، ایم پی اے 09-01-2015؛ جناب سردار ظہور احمد صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ جناب صالح محمد خان صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ جناب امتیاز شاہد

صاحب، منسٹر لاء 09-01-2015؛ جناب فخر اعظم صاحب، ایم پی اے 09-01-2015؛ میڈم مہر تاج روغانی 09-01-2015؛ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب عبدالکریم: جی جی۔

جناب سپیکر: جی کریم خان! کریم خان! کیا ایشو ہے؟

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب۔ اوس ستاسو په نالج کښې دا یو خبره اچول غواړم چې تاسو پرې رولنګ ورکړئ چې مردان بائی پاس باندې هغه ګاډی تیرېږی چې کوم زیات تر د بونیر د سټرکټ نه راځی یا د صوابئ ضلعې نه راځی، جناب سپیکر صاحب! لوډ ګاډو باندې۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر صاحب! یہ ایک ایشو ہے، یہ آپ تھوڑا Kindly سن لیں۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، لوڈ گاڑیوں پہ مردان بائی پاس پہ پچیس روپے فی گاڑی وصول کئے جا رہے ہیں جبکہ پورے صوبے میں ایسا کوئی بائی پاس نہیں ہے جہاں سے لوڈ گاڑیوں سے کوئی ٹوکن منی یا کچھ ٹول ٹیکس یا کچھ بھی ہو، وہاں سے کوئی وصولی نہیں ہوتی ہے تو Kindly اس کو Consider کریں اور اس کو آرڈر کریں کہ یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب! یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آتا ہے، یہ کس کے ساتھ، کس کے آتا ہے اکبر ایوب صاحب! کیونکہ یہ تو میں نے خود دیکھا ہے، وہ Collection کر رہے ہیں تو۔

جناب عبدالکریم: کیونکہ اس سے بڑے بڑے 'بائی پاسز' موجود ہیں، نوشہرہ میں ہے، بنوں میں ہے اور پشاور میں ہے، کسی جگہ پہ بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب!

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا، اس پہ بات کرتے ہیں آپ، اکبر ایوب صاحب بات کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کر لیں۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی، شکریہ جناب سپیکر۔ یہ آپ مردان بائی پاس کی بات کر رہے ہیں، جناب سپیکر! یہ جتنے بھی نئے بائی پاسز بنتے ہیں، اس میں غلطی یہ کی گئی ہے کہ شروع میں ہی اس کو جب بنا تھا

تو اسی وقت اس کے اوپر ٹول پلازہ بنانا چاہیئے تھا لیکن یہ ہماری ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں چیف منسٹر صاحب نے ڈائریکٹ کیا تھا کہ اگر آخر ہم اتنے اربوں روپے روڈز کے اوپر لگا رہے ہیں تو جس نے اگر بائی پاس کی Facility لینی ہے تو اگر وہ پچیس روپے دے دے گا تو غریب نہیں ہو جائے گا، جس نے Facility نہیں لینی، پرانا روڈ حاضر ہے، اس کے اوپر جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس میں چونکہ مردان کا، صوابی کا مسئلہ ہے، ہمارے ایم پی ایز صاحبان نے ان سے ڈسکشن کی تھی چیف منسٹر صاحب سے اور اس پہ بات ان کی ٹھیک ہے کہ جس وقت روڈ نیا بنتا ہے تو اگر اسی وقت اس پہ ٹول پلازہ مطلب لگا دیا جائے اور ٹیکس Receive کیا جائے تو لوگ اس کو Accept کر لیتے ہیں لیکن اس روڈ کو کھلے ہوئے میرے خیال میں کوئی سال یا دو سال یا ڈیڑھ سال ہو گیا تو ابھی وہاں پہ بہت زیادہ اس کا پرابلم آرہا تھا تو ہم نے پہلے بھی سوچا کہ 'لوکلز' کو اس سے مبرا کیا جائے لیکن سی ایم صاحب سے ہم ایم پی ایز نے بات کر لی اور وہ اس پہ Agree ہو گئے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو ختم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ سکندر خان! عاطف خان! یہ اکبر صاحب اس میٹنگ میں نہیں تھے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: نہیں جی، یہ نہیں تھے۔

جناب سکندر حیات خان: لکه جناب سپیکر، دواړه د کیبنټ ممبرز دی، یو یوه خبره اوکړه او بل بله خبره اوکړو، مونږ د چا خبره اومنو، ما ته دې دا اوښایئ چې۔۔۔

جناب سپیکر: عاطف خان!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ آئے تھے رات کو ایم پی ایز صاحبان اور چیف منسٹر سے بات کی، اکبر ایوب صاحب نہیں تھے اس وقت، انہوں نے اس وقت آرڈرز کر دیئے کہ اس کا لیگل دیکھ لیں کہ لیگل اس کو کس طریقے سے کرنا ہے اور یہ انہوں نے کہا ہے کہ اگر لوگوں کو بہت زیادہ اعتراضات ہیں اور پیسے بھی کوئی زیادہ نہیں تھے، میرے خیال میں کوئی دو کروڑ روپے تھے ٹوٹل، تو انہوں نے کہا تھا کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، عاطف خان! جی اکبر خان!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، یہ کوئی فکس میٹنگ نہیں تھی، اچانک Delegation گیا ہے چیف منسٹر کے پاس، انہوں نے بیشک ان کو ایشورنس دی ہوگی، I will discuss it with the

اورChief Ministerان شاءاللہ جو بہتر اس کے اوپر ہوگا، اس کو ان شاءاللہ ہم Follow کریں گے، جو لوگوں کی بہتری میں ہو ان شاءاللہ We will make a decision ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی جی، مطلب وہ کلیئر ہو گیا، ایشورنس دے دی اس نے، ٹھیک ہے جی۔ یہ ہے کال اٹینشن نوٹس۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، زہ یو اھم-----

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! تاسو یو منټ، دا دغه اوکړی نو هغې نه پس، جعفر شاه نه پس موقع درکوم۔ جعفر شاه صاحب! جعفر شاه صاحب! کوئسچن نمبر 433۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب جعفر شاہ: کال اٹینشن 433، تھینک یو سر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سول ہسپتال مدین جو کہ لاکھوں افراد کیلئے علاقے میں واحد سہولت ہے، اس کی بلڈنگ 2010 کے سیلاب میں بہہ کر تباہ ہو چکی ہے اور ہسپتال اب کرائے کی بلڈنگ میں عارضی طور پر چل رہا ہے، ہسپتال کی بحالی کا منصوبہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 13-2012 کا حصہ آرہا ہے اور اس کیلئے رقم بھی مختص کی گئی ہے۔ محکمہ نے موزوں مقام پر بلڈنگ کا تعین بھی کیا ہے لیکن کافی عرصہ گزرنے کے باوجود اس پر عملی کام شروع نہیں ہو سکا جس سے لوگوں کو بہت مشکلات ہیں۔

سپیکر صاحب، دا سې ده چې د دې خو د هیلتھ د طرف نه خبره خلاصه شوې ده، هغوی این او سی ورکړې ده، هغه د زمکې-----

جناب سپیکر: که دا سې وی او ګورو، هغه د هیلتھ منسټر صاحب خو هم دلته راغلے دے۔

جناب جعفر شاہ: نه دا خو د سی اینډ ډبلیو سره ده-----

جناب سپیکر: سی اینډ ډبلیو سره ده؟

جناب جعفر شاہ: سی اینڈ ڈبلیو، تو اکبر ایوب صاحب سے میری ریکوسٹ ہو گی تو اس کے ٹینڈر ز آگے ایشو کرنے میں ان کو ہدایت دے دیں کہ وہ جلدی جلدی ایشو کریں اور اس پہ کام شروع کریں کیونکہ ہیلتھ کی طرف سے وہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اکبر ایوب صاحب!

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: جی، اگر ہیلتھ کی طرف سے ہو گیا ہے تو شاہ صاحب! اس میں کوئی پرابلم نہیں ہو گا، اگر ہمیں وہاں سے ڈیزائن اور اس کی Administrative approval اگر مل گئی تو کوئی پرابلم نہیں ہو گا۔

جناب جعفر شاہ: آپ ان کے ساتھ دیکھ لیں تاکہ۔۔۔۔۔

مشیر برائے مواصلات و تعمیرات: وہ بس بیٹھ کر ہم کر لیں گے ان شاءاللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن نوٹس 520، مسٹر شیراز خان۔

جناب محمد شیراز: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں ملنے والے فنڈ کو حکومت نے صوابی یونیورسٹی اور بے نظیر ویمن یونیورسٹی کیلئے مختص کیا ہے، حالانکہ پہلے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کے فنڈز ضلع صوابی کے مختلف حلقوں کی ترقیاتی سکیموں کیلئے مختص کئے جاتے تھے جبکہ صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں نیٹ ہائیڈل پرافٹ کی مد میں دیا جانے والا فنڈ ایم پی ایز کے ذریعے سکیموں کیلئے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ صوبے میں مختلف یونیورسٹیوں میں فنڈز کی فراہمی وفاقی اور صوبائی حکومتیں کرتی ہیں۔ میری جناب سپیکر صاحب سے درخواست ہے کہ ضلع صوابی میں بھی دیگر ضلعوں کی طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ کو بذریعہ ایم پی ایز ترقیاتی کاموں کیلئے فراہم کیا جائے اور حکومت وقت یونیورسٹیوں کی ضرورت خود پوری کرے۔

چونکہ میرا حلقہ PK-36 صوابی انتہائی پسماندہ ہے، لہذا 14-2013 اور 15-2014 کا میرے حلقے کا نیٹ ہائیڈل پرافٹ فنڈ PK-36 کی ترقیاتی سکیموں پر خرچ کیا جائے تاکہ PK-36 کے احساس محرومیوں کا ازالہ ہو سکے اور عوام کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے ہو سکیں۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ محمد علی شاہ! محمد علی شاہ! محمد علی!

جناب *محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ)*: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ د ورور شیراز صاحب چې کوم کال اټینشن راغلے دے، په دیکښې د ده چې یو حده پورې خو دا خبره زمونږ د اسمبلۍ په ریکارډ باندې شته چې کوم دوئ دې ځائې پورې ورکړې ده چې یره *صوابی میں بھی دیگر ضلعوں کی طرح نیٹ ہائیڈل پرافٹ کو بذریعہ ایم پی ایز ترقیاتی کاموں کے لئے فراہم کیا جائے،* دا ښکته چې کوم دوئ وائی چې *میرا حلقہ PK-36 پسماندہ ہے،* هغه نه د اسمبلۍ په ریکارډ شته، نه په دې کال اټینشن کښې شته خو زه د دوئ د تسلۍ د پاره چې دا تیر شوی حکومت کښې یو فارمولا طے شوې ده، د دوئ چې کوم دلیل دے په دیکښې د نیټ هائیډل پاور په مد کښې چې دے نو سالانه مونږ ته تقریباً چھ ارب روپۍ مرکز راکوی، که هغه تربیلا ډیم دے، که ورسک دے، که نور زمونږ سره دی، په هغې کښې بیا مونږ Twenty percent چې دے نو هغه مونږ ډسټرکټس ته ورکوؤ، د ډیویلپمنټل په مد کښې ورکوؤ۔ کوم دې صوابۍ کښې چې زمونږ سره دا تربیلا ډیم دے، دې سره چې څومره Affected areas دی نو په دیکښې یو زمونږ سره هری پور دے چې Seventy percent هغې ته شیئر ملاویږی، Ten percent چې دے مانسهرې ته ملاویږی او Twenty percent چې دے هغه صوابۍ ته ملاویږی، تقریباً دا 49 کروړ روپۍ دی، دا چې په دغه Ratio ملاویږی، صوابۍ ته چې دے نو Twenty percent حق رسی، هری پور ته Seventy percent او مانسهره چې ده نو Ten percent رسی۔ په هغې کښې جی په Last Government کښې یو فارمولا طے شوې وه چې په هغې کښې د دې PK-31، په دیکښې د Previous Government یو فارمولا جوړه شوې وه چې هغه وخت کښې چیف منسټر صاحب وو، هغې کښې35 ,PK-31 او 36 د هغې ممبرانو یو فارمولا طے کړې وه چې دا پیسې به تاسو مونږ ته په ډیویلپمنټ کښې دلته په یونیورسټۍ کښې راکوئ نو 33.03 percent دا PK-31 ته ملاویدلې، 33.03 percent PK-35 ته، هم دغه شان PK-36 چې هغه وخت کښې چې دے، سرفراز خان صاحب زمونږ سره ممبر وو، په ریکارډ باندې 33.03 percent هغوی ته هم ملاویدې۔ د دوئ چې کوم مؤقف دے چې دا پیسې یا بے نظیر ویمن یونیورسټۍ

یا صوابئ یونیورسټئ ته ملاویږی، دا پیسې تا سو کټ کړئ او تا سو زما حلقې ته ډیویلپمنټل فنډ د پاره دا تاسو راکوئ۔ په دیکښې به بیا یو ایشو دا راځی جناب سپیکر صاحب! چې دا ورور خو که، ټهیک ده که دے وائی چې دا پیسې د یونیورسټئ نه راواخله او دا د حکومتونو کار دے، صوبائی او د مرکزی حکومت کار دے چې پیسې چې دی نو یونیورسټیانو ته دوئ ورکوی، دا د د ډیویلپمنټل پیسو نه نه ورکوی، زما صرف خپل د دې ورور په خدمت کښې دا ګزارش دے جناب سپیکر صاحب! که دا پیسې د دې نیټ هائیډل نه مونږ ته راځی او که دا د حکومت نه، خو د حکومت پیسې دی، دا د چیف منسټر صاحب سره دا چې کوم ستاسو په صوابئ کښې دا ټوبیکو ډیویلپمنټ سیس چې کومې پیسې دی نو هغه Already د یونیورسټیانو نه اخستې شوې دی او هغه په ډیویلپمنټل کښې خرچ کیږی۔ اوس که د دوئ دا دلیل دے چې زما د حلقې دا پیسې چې دی نو دا د یونیورسټیانو نه نه دی کټ شوی او زه د ډیویلپمنټل پیسې ورکوم نو زمونږ خو بیا دا ریکویسټ دے جی چې که په دیکښې دا PK-31,35,36 دوئ که دریواړه ممبران کښینی او یو Consensus اوشی او دریواړه دا یو خواهش ظاهر کړی چې زمونږ دا پیسې تاسو د یونیورسټئ نه اخلئ او مونږ له راکړئ نو هغې کښې یو کیس جوړ کړئ خو-----

جناب سپیکر: کریم خان!

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: خو که د ټوبیکو پیسې هم ترې نه اخستې کیږی، دا ترې راځی نو یونیورسټی خو به هم ښوک چلوی، نو مونږ باندې هم یو بوجھ دے، نو هغه که دوئ مونږ سره کښینی او ښه په طریقه باندې دا مسئله سرے حل کړی۔

جناب سپیکر: جی کریم خان!

جناب عبدالکریم: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ زه معزز ملګری ته دا خواست کوم چې صرف صوابئ ضلع نه ده وروره، په ملاکنډ کښې هم نیټ هائیډل پرافټ شته دے، په ورسک کښې هم شته دے، ته ټوټل ملاکنډ له ورکوې، د هغوی چې کوم انسټی ټیوشنز دی، ایجوکیشن، هغه د خزانې نه هغوی له ځی او هغوی د نیټ هائیډل پرافټ د هغوی په ډیویلپمنټل ورکس کښې ورکړے کیږی۔ ورسک

کښې چې دا ټوله ضلع پېښور راځی، په Percentage share د هرې حلقې پوره ډسټرکټ کښې تقسیمیږی، پېښور کښې یونیورسټئ شته، ستا فنانس هغه فنانس کوی، صرف صوابئ کښې چې د صوابئ کوم نټ هائیډل پرافټ دے، هغه یونیورسټئ له مختص کوی، ولې؟ دا د صوابئ ضلعې سره ناراوا سلوک دے۔ دویمه خبره چې محمد علی ورور چې کومه خبره، زه بالکل د هغوی سره Agree کوم نه، دے وائی چې دا تقسیم د نیټ هائیډل پرافټ هغه بالکل غلط شوے دے، غلطه فارمولا باندې شوے دے، که تاسو پېښور ورسک ډیم اوګورئ، ملاکنډ کښې دوه هائیډل پراجیکټس دی، هغه اوګورئ، هغه صرف په هغه ډسټرکټ کښې تقسیمیږی چې کوم ځائې کښې د هغې پاور هاؤس دے، که چرې هغه ډسټرکټ کښې Affectees له ورکوی نو بیا پکار ده چې تربیلا کښې هم Affectees له ورکوی او که نه دې دواړو له یو شان قانون وی او صوابئ له بدل قانون وی، مونږ په هیڅ صورت باندې د صوابئ ممبران دا قانون نه منو۔ دغه شان په آئل اینډ ګیس کښې اوګورئ، هم دغه شان رائلټی راځی، آئل اینډ ګیس کښې ورته څه فارموله ایښودې ده، پوره ډسټرکټ کښې Equal share ورکوی چې کوم ځائې کښې کوهے دے یا جنریشن یونټ په آئل اینډ ګیس کښې هغه حلقې له ډبل ورکوی، بقایا حلقو له سنګل ورکوی نو څنګه چې آئل اینډ ګیس کښې هر ضلعې له په ویل هیډ باندې ورکوی او څنګه چې په ورسک کښې او څنګه ملاکنډ کښې په پاور جنریشن یونټ باندې هغه ضلعو له ورکوی، هم دا د صوابئ حق دے او دا صرف او صرف د صوابئ حق دے، ولې چې پاور جنریش یونټ هلته دے۔ تاسو په خپل ریکارډ کښې تصحیح اوکړئ، یعنی مونږ سره، منسټر صاحب سره مونږ له میټنګ کیږدئ، مونږ به تاسو سره کښینو او په دې هاؤس کښې به مونږ له۔۔۔۔

جناب سپیکر: هلته به وکړو، چې منسټر صاحب نشته نو دا به پینډنګ کړو، منسټر صاحب چې راشی Concerned نو بنه خبره به وی۔

جناب محمد شیراز: زه جی خپل Personal explanation کوم بیا د جواب۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه نه، جواب به، تاسو خپل Explanation، بنه وایه۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر، مونږ دا وایو چې موجوده که دا فنانس نه د دې یوه روپۍ ځی نو هغه به نا جائزه وی، مونږ ټولو ضلع صوابئ سره د تربیلا چې څومره نیټ هائیډل پرافټ دے ، هغه پکار ده چې-----

جناب سپیکر: شیراز خان! شیراز خان! وایه۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ جس طرح پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو جواز پیش کیا ہے، میں تو یہ ریکویسٹ کرتاہوں کہ اس سے پہلے بھی یونیورسٹیاں بنی ہیں، ہزارہ یونیورسٹی بھی بنی ہے، مردان یونیورسٹی بنی ہے، شرینگل بھی بنی ہے، چارسدہ بھی بنی ہے، کس کو رائلٹی کی مد میں یاٹوبیکو سیس میں، کس مد میں پیسے دیئے ہیں؟ یہ تو مجھ سے صرف اپوزیشن میں ہونے کی وجہ سے مجھے سزادی جارہی ہے (تالیاں) آپ نے جناب سپیکر! یہ کہ مورخہ 13-05-2014 کو جناب سید جعفر شاہ کے کوسچین نمبر 1387 کے میرے سپلیمنٹری سوال پہ جناب ایجوکیشن منسٹر مشتاق غنی صاحب نے مجھے اس ہاؤس میں یقین دہانی کرائی تھی کہ جو فنڈز ہیں رائلٹی کے، وہ اس علاقے کے ایم پی اے کی مرضی پہ دیئے جائیں گے لیکن اس کے باوجود آیا یہ ہاؤس ہے کہ آخر کونسی چیز ہے کہ آپ اس ہاؤس میں جو یقین دہانی کرتے ہیں اور اس پہ بھی آپ عمل نہیں کرتے؟ (تالیاں) مجھے منسٹر صاحب نے 1387 پہ مجھے یقین دہانی کرائی اور اس کے باوجود اس پہ عملدرآمد نہیں کیا جارہا، کیوں نہیں کیا جارہا ہے؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی بابر سلیم! بابر سلیم صاحب!

جناب بابر خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، شیزار خان یو ډیره اهم مسئله ایوان ته پیش کړې ده، چې څنګه خبره اوشوه او محمد علی ورور هم دا خبره اوکړه، دا Last Government یو Decision کړے وو او صرف او صرف صوابئ سره دا ظلم د عوامو سره دا ظلم کړے شوے وو او هغه صرف دا نه چې نیټ هائیډل پرافټ، هغه د ټوبیکو سیس د پاره هم شوے وو خو که د ټوبیکو سیس خبره وه، هغې کښې شپږ واړه حلقې Involve وی، هغې د پاره یو میټنګ رااوغوښتے شو او هغې کښې دا فیصله اوشوه چې دا فنډ د د ایم پی ایز په دغه باندې خرچ کړے شی او هرې حلقې ته خپل خپل ریلیز اوشو، څه شوے دے او په

څه باندې مسئلې دی خو په ډیکښې د نیټ هائیډل پرافټ، ډیکښې زما PK-31 هم ده، ستاسو خپله حلقه PK-35 هم ده او د شیراز خان حلقه هم ده، دا خو ډیر غټ زیاتے دے، ظلم دے چې هر ځائې کښې په ټولو ضلعو کښې چې کوم فنډ دے د نیټ هائیډل پرافټ نه ملاویږی یا د ټوبیکو سیس نه ملاویږی یا د ګیس رائلټی نه ملاویږی نو هغه د هغه ځائې چې کوم هم ایم پی ایز وی، د هغوی په وینا باندې مختلف ډیویلپمنټل کارونو کښې خرچ کیږی خو ډیکښې بالکل هډو نه څه میټنګ راغوښتے دے، خپله خپله پټ پټ میټنګونه شوی دی، دا فیصله پکښې شوی ده، پکار دا ده چې دا ګورنمنټ راغلے وو چې څنګه د ټوبیکو سیس د پاره ئے ایم پی ایز رااوغوښتل، دغه شان مونږ ته د صوابئ ټول ایم پی ایز دوئ ئے پکښې راغوښتی وو، درې حلقو کښې خو ټول دوئ ئے راغوښتی وو، زمونږ سره ئے مشوره کړې وه، که چرې په دې باندې ایم پی ایز رضا کیدل چې دا د یونیورسټو له ورکړے شی نو ورکړی به ئے وې خو کم از کم زه خو که دا نور ایم پی ایز په دې باندې رضا کیږی نو زه کم از کم په دې خوشحاله نه یم، دا زما د حلقې د عوامو حق دے، هغوی ته چې کوم دے مختلف تکلیفونه رسیدلی دی (تالیاں) او اوس دا د ازالې ټائم دے، اوس هم ریلیز نه دے شوے خو یو میټنګ په دې باندې په 28-10-2014 باندې پی ډی ډبلیو پی یو میټنګ پرې کړے دے، د دغې نه مخکښې هم مونږ خبر کړے شوی نه یو As a Government MPA زه د شیراز خان سره ټولو سره په دې باندې متفق یم چې دا فنډ چې دے، په دې باندې میټنګ اوکړے شی، سی ایم صاحب د پکښې نوټس واخلی بلکه زمونږ د فنانس منسټر هغه د مونږ رااوغواړی، دا چې کوم فنډ دے، د دې خلاف زه چې کوم دے احتجاج کوم، شیراز خان به هم کوی، ټول به کوؤ۔ دا فنډ زما د حلقې حق دے او دا به زمونږ حلقو له راکوئ او په هغه عاجزانو خلقو باندې به دا لګی او فنډز حکومت سره بلها شے وی، یونیورسټئ له د د بل ځائې نه ورکړی، بل ځائې نه د ورکړی، د بهر نه د ګرانټ واخلی او که چرې حساب کتاب په دې وی خو د ټولو صوبو ټوبیکو سیس، ګیس رائلټی او دا ټول د بس یونیورسټو له ورکړی نو مونږ به هم څه نه وایو خو که دغه نه کیږی نو بالکل د دې خلاف به احتجاج کیږی او

مونږ به میدان ته، او روږ ونه به بندوؤ او د اسمبلئ مخامخ به احتجاج کوؤ، دا فنډ مونږ له واپس پکار دے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔ اس طرح ہے جی کہ اس ایشو کو، میرے خیال میں اس طرح ہے کہ منسٹر صاحب Concerned نہیں ہیں، اس کو پینڈنگ کرتے ہیں تاکہ آجائے پھر اس کے ساتھ بات کرلیں۔

(شور)

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر، مسئله ان شاء الله دومره لویه مسئله نه ده، زمونږ آنریبل ممبر صاحب یو ایشو۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ فنانس منسٹر کا ایشو ہے، (شور) یہ فنانس منسٹر کا ایشو ہے، (شور) فنانس منسٹر کا ایشو ہے۔ شیراز خان! یہ اس طرح دیکھیں، بات پروسیجر کی، طریقے کی ہوگی، میں نے آپ کے ساتھ بات کی ہے، پینڈنگ کرتا ہوں میں اس کو، جب منسٹر فنانس آجائیں گے تو میں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں، ٹھیک ہے جی۔

جناب محمد شیراز: اچھا جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، زه یوه خبره دې سلسله کښې کول غواړم۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! د مونځ ټائم دے، لږ پلیز، نه مفتی صاحب! پکار ده چې تاسو ما سره لږ غونډې چیمبر کښې ډسکس کړے وے چې تاسو څه شے وایئ؟

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، دلته مونږ خبره اوکړو، مونږ ته یقین دهانی اوشی، زمونږ خبره څوک نه اوري۔ تاسو مونږ ته وایئ چې دا قصه به واوړو، منسټر به درسره کښینی، چا سره منسټر کښیناستو؟ جناب سپیکر صاحب! زه دغه ملګرو ته دا خبره کوم، دا زمونږ حلقو سره ظلم دے، دا مونږ سره زیاتے دے، دغه ملګرو ته، زما کال اټینشن په دې باندې رارواں دے، دا ټول ملګری به د دغه اسمبلئ بهر به مونږ کښینو او مونږ په بهوک هړتال باندې به هم کښینو، ترڅو پورې چې زمونږ مطالبات نه وی منظور شوی (تالیاں) جناب سپیکر، مونږ به د دغې اسمبلئ خلاف کوؤ۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو ما ته یقین دهانی راکړله چې منسټر صاحب به درسره کښینی، تقریباً لس ورځې پوره شولې، منسټر صاحب مو اونه لیدو، ستاسو چیمبر ته درشو، تاسو زمونږ خبره نه اوري، مونږ به چا ته ځو؟ عاطف خان ته زه دفتر ته وراغلم، ګزارش مو ورته اوکړو چې مونږ سره ظلم کیږی، نه ئے اوري، وزیر اعلیٰ صاحب نه دوه هفتې اوشوې ټائمونه غواړو، جناب سپیکر صاحب! هغه ممبر کښې به غیرت نه وی چې پخپله حلقه باندې نه خفه کیږی (تالیاں) فنډ به زما وی او لګی به، مطلب دا دے ستا ضلعی سیکرټری به ئے لګوی۔ زه د څه ایم پی اے یم، ما باندې عوامو د څه شی د پاره اعتماد کړے دے۔ د ګیس مضر اثرات په ما باندې دی، زه ئے برداشت کوم او فنډونه به بیا نور خلق لګوی۔ جناب سپیکر صاحب، زما به دا ګزارش وی، دلته ممبران خبره اوری، ته زمونږ مشر ئې، تاسو ته مونږ د خبرې د پاره درشو، جناب سپیکر صاحب! تاسو زمونږ خبره نه اوړئ، بیا خو به مونږه دې ته مجبور یو چې مونږ به دلته کښې کښینو، مونږ به۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ما ته به هغه ټائم بنایئ چې ستا خبره ما نه ده ایډریس کړې، ما وئیلې نه ده، ما ته چې کله هم راغلے ئې، ما پراپر کنسرنډ سړی سره خبره کړې ده۔

مفتی سید جانان: فنانس منسټر ته زه دفتر ته ورغلم، بیا دلته ستاسو چیمبر ته درغلم، دلته تاسو راته یقین دهانی راکړه چې ستاسو خبره به اوریدلې شی څو ورځې تیرې شوې، د اسمبلئ ریکارډ رااوباسئ، زما فنډونه ولې بند دی؟ ګیس رائلټی

زما ده او د شاه فیصل ولې بنده ده او سه پورې؟ تکلیفونه به مونږ برداشت کوؤ، مطلب دا دے چې مونږ سره به بیا دا دهوکې کیږی، د اسمبلۍ په فلور به مونږ سره دا کیږی۔

جناب سپیکر: اس کے بارے میں بالکل کلیئر انسٹرکشنز دیتا ہوں، جو انشورنس منسٹر اس فلور پہ دے، اس کی Responsibility ہے کہ وہ اس کو 'آنر' کرے اور اس قسم کی اگر کوئی انشورنس ہے تو آپ پھر اس کو لے کر آئیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Labour, to please introduce before the House, the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits (Amendment) Bill, 2015. Mr. Shah Farman.

Mr. Shah Farman (Minister for Public Health Engineering): Janab Speaker Sir, I beg to introduce The Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefits Bill, 2015.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 9: Honourable Arif Yousaf Sahib, please.

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honorable Senior Minister for Health, on behalf of, Ji, Sikandar Khan.

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب، صرف ستا سو نوټس کښې یو شے را وستل غواړم۔ هاؤس ته یو پروسیجر دغه دے چې کوم 'بل' کښې امنډمنټ راځی نو هغه اوریجنل 'بل' هم ورسره هغوی لګوی So that the Member can see چې دیکښې کوم کوم دغه سره دغه کوی او دا آرمز والا چې کوم عارف یوسف صاحب Introduce کړو، هغې سره هغه اوریجنل 'بل' نشته۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) سیکرٹری صاحب! چیک کرلیں اس کو۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: یس، یہ بالکل ٹھیک ہے جو سکندر خان کی بات ہے، بالکل، آپ کے ڈاکومنٹس ہر لحاظ سے کمپلیٹ ہونے چاہئیں اور جو جو بھی ہیں، سیکرٹری صاحب چیک کر لیں تاکہ تمام اپوزیشن کے جو ممبران ہیں، ان کو مل جائے۔ آنریبل سینیئر منسٹر فار ہیلتھ، عارف یوسف صاحب۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن مجریہ 2015)

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Breast Feeding and Children Nutrition Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Breast Feeding and Child Nutrition Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1 to 23 of the Bill, therefore, the Question before the House is that Clauses 1 to 23 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 23 stand part of the Bill.

مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن مجریہ 2015)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Arif Yousaf Sahib.

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Breast Feeding and Child Nutrition Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Breast Feeding and Child Nutrition

Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

جناب سپیکر: آئٹم نمبر12: مسٹر افتخار مشوانی۔

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد وضوابط اور طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 185(1) کے تحت مجلس قائمہ نمبر 7 برائے مواصلات و تعمیرات کے سوال نمبر354 منجانب مفتی سید جانان صاحب جو کمیٹی کو مورخہ 18-9-2013 کو حوالہ کیا گیا تھا، سے متعلق رپورٹ کی مدت میں توسیع دی جائے اور ایوان میں رپورٹ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honorable Chairman Standing Committee No. 7 on C&W, to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

جناب سپیکر: آنریبل چیئرمین، آئٹم نمبر13۔

جناب افتخار علی مشوانی: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں مواصلات و تعمیرات سے متعلق مجلس قائمہ نمبر7 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Mr. Chairman Mehmood Jan Sahib, Standing Committee on Health.

Mr. Mehmood Jan: Thank you, Speaker Sahib. I beg to move under the sub rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988,

that time for presentation of the report of Standing Committee No.12 on Health Department on Call Attention Notice No.193, moved by Mr. Azam Khan Durrani, MPA, referred on 21-01-2014 and Question No.1080 asked by Arbab Akbar Hayat Khan, MPA, referred on 27-02-2014, may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.
Mr. Speaker: The motion before the House is that extension in period may be granted to the honourable Chairman Standing Committee No.12 on Health to present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Extension in period is granted.

مجلس قائمہ برائے محکمہ صحت کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Mehmood Jan, Item No. 15.
Mr. Mehmood Jan: Thank you, Speaker Sahib. I beg to present the report of Standing Committee No. 12 on Health Department in the House.
Mr. Speaker: It stands presented. The sitting is adjourned till 02:00 pm of Monday afternoon, dated 12-01-2015.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 جنوری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)